قیدیاں جنگ بدر سے

تعلیم لینا، لکھنا پڑھنا سیکھنا

تقریر: مفتی محمدؐ فضل احمد چشتی صاحب

تقریر سے تحریر میں تبدیل کرتے ہوئے غلطی ہو گئی ہو اصلاح فرما دیجیے

حمد و ثناء کے بعد عاجزانہ فریاد ہے حق تعالی بندہ ناچیز کے دل دماغ نگاہ کو ہمیشہ کے لئے خطا سے محفوظ فرمائے نفس و شیطان کے فتنوں سے دائمی پناہ عطا فرمائے

سوال: نبی پاک نے بدر کے قیدیوں سے فرمایا میرے اصحاب کو لکھنا پڑھنا سکھا دو؟ یا

سوال: نبی پاک نے بدر کے قیدیوں سے فرمایا میرے صحابہ کو تعلیم دو؟

جنگ بدر کے جن قیدیوں کے پاس پیسے تھے ان سے پیسے لے کر آزاد کر دیا باقیوں سے کہا تم لکھنا (پڑھنا یا تعلیم سیکھا دو تمہارا یہ فدیہ بن جائے گا تمہیں آزاد کر دیں گے۔

جواب: پہلی بات ان کا دھوکہ اور جھوٹ ہے یہ اپنی طرف سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لکھنا پڑھنا سیکھا دو۔ روایت میں صرف لکھنے کا آیا ہے پڑھنے کا اضافہ ان بے ایمانوں نے اپنی طرف سے کر دیا ہے۔

پڑھنے اور لکھنے کا آپس میں کوئی تلازم (وابستگی، باہم لازم ہونا) نہیں۔ کئیں بندے ایسے ہیں جو لکھ سکتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے پینٹر کچھ ایسے ہوتے ہیں انہیں لکھ دیں وہ نقل کر لیتے ہیں۔ یعنی لکھ سکتے ہیں پڑھ نہیں سکتے۔ میرے کافی ایسے شاگرد رہے ہیں جو حافظ قرآن تھے عربی فارسی پڑھ سکتے تھے

لیکن لکھنا نہیں جانتے تھے معلوم ہوا یہ ضروری نہیں کہ لکھنے کے بغیر پڑھنا نہ آئے اور پڑھنے کے بغیر لکھنا نہ آئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب مکہ شریف میں تھے تو قرآن پڑھتے تھے۔ جنگ بدر سن دو ہجری کو ہوئی۔ (ہجرت کے دو سال بعد) جنگ ہجرت کے دو سال بعد ہوئی اس سے قبل صحابہ کون سے کافروں سے سے پڑھتے تھے، سیکھتے تھے؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر میں قرآن پڑھتے تھے کس سے سیکھا تھا پڑھا۔

ان بے ایمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا۔خود کو خوش کرنے کے لئے۔

:حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صحیحین ، مسند امام أحمد، وابن أبي شيبة في المصنف، وأبو يعلى في المسند۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ مُتَّفَق عَلَیہ

یہ بدبخت جہنمی ٹھہرے یہ جھوٹ منسوب کر کے۔

کچھ بے ایمان کہتے ہیں کہ بدر کے قیدیوں سے تعلیم لی یہ بھی جھوٹ ہے

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں سے صحابہ کو تعلیم دلوانی تھی تو خود کیوں آئے۔

ہر نبی، پیغمبر کو جو فیض ملا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے حضرت عیسی علیہ السلام اس زمین پر تشریف لائیں گے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے روضے پر حاضری دیں گے کھڑے ہو کر سلام عرض کریں گے میں جواب دوں گا۔ پھر آپ شریعت محمدی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیں گے۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً

میں تو آیا ہی تعلیم دینے کے لئے ہو

(یعنی مجھے مُعلّم بنا کر بھیجا گیا۔)

ابنِ ماجہ، 1 / 150، حدیث: 229

اسکولی بدبختوں کے جھوٹ پر اعتراض

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم بن کر آئے ہیں تو صحابہ کو کافر سے پڑھانے کی کیا ضرورت تھی؟

اگر کوئی کافر یہ کہہ دے تمہارے نبی کو کچھ معلوم نہیں تھا اس نے تو کافروں سے اپنے صحابہ کو پڑھایا ہے؟

ایمان سے بتائیں ان کے پاس کوئی جواب ہے

ان بدبختوں نے کیا جواب دینا ہے آپ کی اس کے علاوہ کوئی توہین کریں گے آگے جو کافروں سے یہ ثابت کروانا چاہتے ہیں ہیں کہ ہمارے نبی نے اپنے صحابہ کو تعلیم پڑھائی وغیرہ کافروں سے سیکھویا۔

پھر کافر یہ کہیں گے کہ تمہارے نبی سے ہم زیادہ جانتے ہیں

تمہارے نبی کے صحابہ ہمارے کافروں سے سیکھتے رہے ہیں

تمہارے نبی محتاج تھے ہمارے کافروں سے پڑھانے کے

ایسی بات سے ہم نے اپنے نبی پاک کی کتنی بڑی توہین کی؟

حالانکہ ہمارے نبی پاک کی شان یہ ہے ہمارے نبی پاک کائنات کا ہر علوم جانتے ہیں اور خود پڑھانے کے لئے آئے ہیں

اگر تعلیم پڑھنا کافروں سے تھا تو اللہ تعالی نے آپ کو بھیجا ہی کیوں؟ نبی کے آنے کا مقصد پڑھانے والے تو پہلے ہی موجود تھے۔ اگر رب نے آپ کو بھیجا تعلیم کائنات کے لیے تو پھر زمین پر ایسا کوئی نہیں تھا کہ انسانوں کو تعلیم دے سکتا ہو

اسی لئے رب نے کہا میں انہیں انسانیت کے سبق تو پڑھ لو۔

ہمارا سوال ھے؟ قیدی کیا ہوا ہے انہیں استادوں کو جب

جب یہی قیدی مکہ میں آزاد تھے تو رسول اللہ نے صحابہ کو مکہ کیوں نہ بھیجا؟

قوم نے اولاد لندن امریکہ بھیجی ہوئی ہے سرکار نے صحابہ کو پڑھنے کے لئے مکہ کیوں نہیں بھیجا؟

نبی پاک دو سال مدینہ منورہ میں موجود تھے تب کیوں نہیں فرمایا صحابہ سے مکہ جا کر پڑھ آؤ۔ اگر وہاں نہیں بھیجا اج قید کر کے بیٹھایا ہوا ہے۔ تو سمجھ لو آپ جانتے تھے کہ مکہ والے حربی کافر ہیں ہیں ایمان یا جان لے لیں اسی وجہ سے نبی پاک نے مکہ نہیں بھیجا۔ قوم لندن بھیج رہی ہے اسی لئے ایمان ختم ہوا ہے اگر نبی پاک کے فیل مبارک پر غور کرتے تو حقیقت کھل جاتی رسول اللہ کے قول مبارک، فعل مبارک پر غور کر کے سمجھ اس بندے کو ہی آتی ہے جس کے آگے مٹی اور سونا برابر ہو۔

جس نے خواہشات سے اپنے آپ کو اندھا کیا ہوا ہو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی سمجھ نہیں آسکتی۔

رسول اللہ نے صحابہ کو مکہ نہیں بھیجا جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر تھا تھا یہ قوم لندن بھیج رہی ہے جہاں ہیں سارا شیطان کا گھر۔

کفار قید میں تھے نبی پاک سید الانبیاء نگران تھے

جن کے غلام کی شان یہ ہے کہ سائے سے شیطان بھاگ جاتا ہے (عمر پاک کے سائے سے شیطان بھاگ جاتا ہے)

غلام کی یہ شان آقا کریم کے ہوتے ہوئے شیطان نزدیک آسکتا ہے

کفار ہیں قید میں نبی پاک کھڑے ہیں سر پر

یہاں الٹ ہے

نام نہاد مسلمان ہیں قید میں شیطان کھڑا ہے سر پر

معاملہ الٹ ہیں پھر قیاس کیسے کیا ہے؟

اس کی مثال کچھ اس طرح ہے پروفیسر، سکالر، ڈاکٹر یا ماسٹر نے گائے بیچنی تھی اس نے ایک تدبیر سوچی منڈی گیا اور آواز لگائی یہ گائے دس کلو دودھ دیتی ہے۔ اس کے پیٹ میں دو بچھڑے ہیں۔ آواز لگانے کی دیر تھی خریدار بھاگتے ہوئے آئے اور خرید لی۔ یہی سر صاب بیٹی کی شادی کے لیے رشتہ ڈھونڈنے چلا تو گائے والا ہی حربہ اختیار کیا۔ باقی آپ خود ہی سمجھ لیں۔

جیسے اس بیوقوف نے بیٹی کو گائے پر قیاس کیا ویسے ہی ان بیوقوفوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ پر قیاس کیا ہے۔

استاد کی تعظیم ضروری ہے یہ عجیب استاد ہیں جو قید ہیں اور مار کھا رہے ہیں شاید اسکول، کالج والے بچوں نے استاد کی تعظیم وہیں سے ہی سیکھی ہے اسی لئے تو ماسٹروں، پروفیسروں کو مارتے ہیں اگر استاد بنانے تھے تو ان کو کرسیوں پر بٹھاتے قید نہ کرتے۔

دشمن قید میں ہے تعظیم کی بجائے توہین کے مقام پر ہے

معلوم ہوا انہوں نے استاد نہیں بنایا انہوں نے بحیثیت ایک کتے ہونے کے ان سے ایک کام لیا ہے شریعت مصطفی میں کافروں کو بوقت ضرورت کتے کی طرح استعمال کرنا جائز ہے۔

فتاوی رضویہ۔ فقہاء کرام نے لکھا پہلے ضرورت نہ ہو تو نزدیک نہ آنے دو، اگر کافر کو جنگ میں استعمال کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو کتے کی طرح استعمال کرو۔

نبی پاک جنگ کے لئے جا رہے تھے ایک مشرک آیا کہ مسلمانوں کی طرف سے لڑنا چاہتا ھو نبی پاک نے پوچھا مسلمان ھو کہنے لگا نہیں نبی پاک نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیتے، کچھ سفر کے بعد وہی مشرک دوبارہ حاضر ہوا کہنے لگا میں آپ کی طرف سے لڑوں گا نبی پاک نے فرمایا تم مسلمان ھو کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا جاؤ چلے جاؤ ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیتے، تیسری مرتبہ دوبارہ حاضر ھوا کہنے لگا میں آپ کی طرف سے لڑنا چاہتا ھوں تو رسول اللہ نے پوچھا مسلمان ھو (اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی معبود حقیقی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں کی گواہی دیتے ہو) کہنے لگا.جی (ھاں۔تو نبی پاک نے اسلامی لشکر کے ساتھ شامل کر لیا۔(نیچے حدیث مبارکہ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے جب حرۃالوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو اس نے کہا: میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔“ وہ بولا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ ”لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر وہ لوٹ گیا۔بعد اس کے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا بیدآء میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا تھا ”تو یقین رکھتا ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر۔“ اب وہ شخص بولا: ہاں! میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو خیر چل۔“ [صحيح مسلم/ كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ/حدیث: 4700]

صحيح مسلم، جامع الترمذي، سنن أبي داود، سنن ابن ماجه

سب سے پہلے ایمان) رسولِ کریم نے قانون بنادیا۔)

کافروں کی دواقسام ہیں۔ایک حربی دوسرے ذمی کافر۔

حربی کافر وہ ھوتاھے جو مسلمانوں کے قانون سے آزاد زندگی گزار رہاھو۔(اسلام کے خلاف

(حربوں میں مصروف ھو

(ذمی کافر وہ ھوتاھے جو اسلامی قانون کاپابند زندگی گزار رہاھو۔(معاھدے کے تحت

اس کی (عزت، جان مال کی حفاظت کی) ذمہداری مسلمانوں پر ھوتی ہے اس لئے اسے ذمی کہتے۔

اس کی مثال ایسے سمجھو جیسے وہ سانپ جس کے دانت نکال دیئے ھو۔مداری گر کے بچے بڑے بڑے سانپ گردن میں لٹکائے پھرتے ہیں۔اگر دانتوں والا سانپ ایک بالشت کا بھی ہو وہ بھی جان لیوا ثابت ہوتا ہے

وہ قیدی تھے نبی پاک نے انھیں بحثیت ایک کتے کے استعمال کیا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " كَانَ نَاسٌ مِنَ " الْأَسْرَى يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِدَاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِدَاءَهُمْ أَنْ يُعَلِّمُوا

أَوْلَادَ الْأَنْصَارِ الْكِتَابَةَ "، قَالَ: فَجَاءَ غُلَامٌ يَوْمًا يَبْكِي إِلَى أَبِيهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: ضَرَبَنِي مُعَلِّمِي، قَالَ: الْخَبِيثُ، يَطْلُبُ بِذَحْلِ بَدْرٍ، وَاللَّهِ لَا تَأْتِيهِ أَبَدًا".

مسند احمد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے قیدیوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو فدیہ دینے کی گنجائش نہیں رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا فدیہ یہ مقرر فرمایا کہ وہ انصار کے بچوں کو "لکھنا" سکھا دیں۔ ایک دن ایک بچہ روتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا۔ باپ نے پوچھا: "تجھے کیا ہوا؟" بچہ کہنے لگا: "مجھے میرے استاد (قیدی) نے مارا ہے۔" باپ کہنے لگا: "وہ خبیث بدر کے بدلے لیتا ہے! اللہ کی قسم! تو کبھی اس کے پاس نہیں جائے گا۔"

الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی، جلد 13، 14 (چودہویں جز صفحہ 101

وأخرجه البيهقي 322/6، ابن سعد فی "الطبقات" 22/2، مسند أحمد ط الرسالة (92/4) :2216

سر سید علی گڑھی کے اسکول میں اسلامیات منتخب کر کے نصاب میں شامل کرنے والا عیسائی تھا۔ عیسائی اسلام کا دشمن ہے یا دوست ہے۔ دشمن اسلامیات کیسے رکھ دیا ہے۔ اس نے اسلامیات ویسے

ہی رکھی ہے جیسے (موبائل) ٹیوی والوں نے قرآن مجید، اذان، نعتیں وغیرہ شامل کی ہیں۔ ایک بندہ کہتاہے مولوی صاحب ٹیوی میں قرآن مجید آتاہے میں نے کہا 25 ہزار دینے کی کیا ضرورت ہے دوستوں کا قرآن مجید بازار میں بک رہاہے ہے لے کر چوموں کیا ٹی وی کو چوموگے

سوال۔ روضہ پاک، مکہ شریف بھی دکھاتے ہیں

یہ تصویر ہی ہے حقیقت تو نہیں۔ تصویریں تو چند روپوں کی مل جاتی ہیں ہزاروں روپیہ دینے کی کیا ضرورت ہے

اگر تقریر کی بات ہو تو ہر جمع مسجد میں مولوی صاحب تقریر کر رہا ہو تا ہے مفت سن لیا کرو

ملتان سے بس میں بیٹھا انہوں نے ٹی وی لگایا ہوا تھا میں نے کہا چلا بند کرو۔ قوم غصہ کھا گئی مولوی صاحب عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں مہذب الفاظ استعمال کریں جب ان سے پوچھا کہ جو آپ بے حیائی کے گندے مناظر دیکھ رہے تھے (چمی، جپھی) اس وقت آپ کو یہ نظر نہیں آئی۔ غیرت نہ آئی !شرم نہ آئے

ایک بولا انہیں حلوہ دو

جواب: ہمیں حلوہ دو انھیں سود ورشوت دو زنا کی کمائی دو کفر و ظلم دو حلوہ حلال ہمارے لئے حرام تمہارے لئے۔

ہم نے دو تقریریں کرنی ہوتی ہیں ہیں ایک بس میں ایک جلسے میں ہم تو حیران ہیں ان لوگوں پر جنہوں نے قفل مدینہ لگایا ہوا ہے۔ روزانہ بول بول کر تھک جاتے ہیں ہیں پھر بھی پوری خدمت نہیں ہو سکتی۔

روایت: اولاد انصار کو کتابت سیکھا دیں۔

ایک دن ایک انصاری بچے نے اپنے باپ سے کہا قیدی نے مارا ہے۔ تو باپ نے جواب دیا خبیث بدر کا بدلہ لے رہا ہے۔

اب تم اس کے پاس کبھی بھی نہ جانا۔

صحابی نے کیا فرمایا ہے خبیث۔ کیا استاد کو خبیث کہا جاتا ھے؟ یہ استاد کیسا ہے جسے کہا جارہا ھے خبیث؟ معلوم ھوا یہ استاد نہیں

استاد تو وہ ھوتا ھے جو شریعت پاک کا مسئلہ بتائے

استاد کے لئے تو کہا جاتا ہے کہ جلد آپ کی اور ھڈیاں ہماری۔

استاد کو کبھی خبیث نہیں کہا جاتا۔

مولا علی نے فرمایا جس نے مجھے ایک حرف بھی سیکھایا وہ میرا آقا ہے

حوالہ: تعلیم المتعلم طریق التعلم، الِامام برھان الدین الزرنوجي کی کتاب کی شرح لکھنے والے کا کلام

یعنی چاہے تو پاس رکھے چاہے تو بیچ دے

ایک جھوٹ بولا جاتا ہے۔

مولا علی قرآن پاک پڑھ رہے تھے یہودی گزر رہا تھا اس نے ایک لفظ درست کروایا ایک دن آپ کھڑے ہو گئے جب وہ گزر رہا تھا۔

یہ روایت کسی کتاب میں نہیں

جس نے نبی پاک سے قرآن سیکھا ہو

اَنَا مَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا،

دروازہ علی تھا قرآن سیدھا یہودی کروا رہا ہے؟

ڈنڈا سر پر ہے ہے استاد ہے خبیث ہے استاد جی

کیا ماجرہ ہے کیا کہہ رہے ہو کیا بہتان تراش رہے ہو

جواب صحابہ نے انہیں استاد نہیں بنایا بطور کتا وقتی طور پر ان کا استعمال کیا ہے بد بختو تم تو کتے سمجھتے ہو دین والوں کو آقا سمجھتے ہو یہودی کو تمہارا تو کام ہی سارا الٹ ہے

تم محکم ہو وہ حاکم ہیں

تم مغلوب ہو وہ غالب ہیں

تم مفتوح ھو وہ فاتح ہیں

بدر میں وہ قیدی اب تم قیدی

بیٹا ان سے جنگ لڑ ان کو قیدی کر کے لا اسی طرح بٹھا کتے کی طرح ذلیل کر پھر تم بھی لکھنا سیکھ لو۔

وہ لکھنا سیکھنے گئے تھے آپ کی قوم کو لکھنا نہیں آیا، ساری قوم بغیر لکھنا سیکھے پھر رہی ہے۔

ضرورت کو ضرورت پر بند کیا جاتا ھے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسکول نہیں گئے کتابیں ایسے لکھ گئے کاتب بھی نہیں لکھ سکتے

امام اعظم امام بخاری قاری امام مسلم کتابیں لکھ گئے صدیاں، ہزاراں سال مسلمان لکھتے آئے بتاؤ وہ کون سے سکول گئے؟

ہمارے پاس ایک شاہ صاحب آتے ہیں انھوں نے کتابت کسی سے سیکھی نہیں۔ محض دیکھ کر سات قسم کی کتابت کرتے ہیں کاتب حضرات بھی دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کتنی خوبصورت لکھائی ھے

پہلے صحابہ نے جہاد کیا کفار کو قید کر کے لائے

تم تو جہاد کو سمجھتے ہی ہو حرام، سب بھائی بھائی ہیں، لڑنا ہی نہیں چاہئے، جہاد دہشت گردی ہے

نبی پاک نے فرمایا لکھنا سیکھو

نبی پاک جو منصوبہ تیار فرمائیں وہ مسلم امت کے لئے بہتر ہو گا۔

اسکول منصوبہ کس کا ہے انگریز کا؟

جو دشمن منصوبہ بنائے گا وہ تمہارے حق میں ہے یا تمہاری تباہی کرے گا صدقے تمہارے قیاس پر

وہ منصوبہ سید الانبیاء کا، یہ منصوبہ کافروں کا

سابقہ سارے الزامی جواب تھے

اب تحقیقی جوابات

حقیقت مسئلہ کیا تھا

حوالہ: صبح الأعشی فی صناعة الإنشا ، امام قاضی أبو العباس القلقشندي جلد 1 صفحہ 203

رسول اللہ نے کاتب وحی قاری زید بن ثابت سے فرمایا سریانی یا عبرانی لکھنا جانتے ھو میرے پاس یہودیوں کے خطوط آتے ہیں دین کی تعلیم تبلیغ کے لیے

میں ان سے مطمئن نہیں، بقول زید کے میں پندرہ سولہ یا سترہ دنوں میں لکھنا سیکھ کر آگیا۔

تحفہ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار ، امام طحاوی

: کیوں زید بن ثابت کو سکھایا- وجہ

مجھے خط عبرانیوں سریانی میں آتے ہیں میری مجلس میں جو یہودی ہوتے ہیں مجھے خطرہ ہے کہ وہ پڑھنے میں میں غلط بیانی نہ کریں جب انہیں کہا جائے کہ خط پڑھ کر سناؤ او وہ تمہارے سامنے نے ڈنڈی نہ مار دیں

دشمن ہیں ہر بات سے جواب نکل آتا ہے اگر کوئی نکالنے والا ہو

دوسرا جب میں خط لکھواتا ہوں تو عربی میں لکھواتا ہوں جب وہ خط یہودیوں کے پاس جاتا ہے تو وہاں بیٹھے ہوتے ہیں مشرک عربی وہ پڑھ کر سناتے ہیں وہ ہمارے دشمن کہیں ایسا نہ ہو وہ یہودیوں کو سناتے ڈنڈی مار دی

زید بن ثابت تم لکھنا سیکھو سریانی عبرانی زبان میں

صحابی فرماتے ہیں میں سولہ یا سترہ دنوں میں عبرانی سریانی سیکھا یا

سریانی یا عبرانی زبان میں نبی پاک کے خط لکھ کر یہودیوں کو بھیجتا تھا

نبی پاک کائنات کی زبانیں جانتے تھے (آپ کائنات کے ذرے ذرے کا علم جانتے تھے) خود بولنا بھی پسند نہیں فرمایا، خود لکھنا بھی پسند نہیں فرمایا۔

آپ بولیاں جانتے تھے پھر زید بن ثابت کو کیوں فرمایا تم وہاں سے لکھنا سیکھ کر آؤ؟

بولنا تو آپ خود جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتی طور یھودیوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا کہ وہ میرے سامنے ڈنڈی ماریں گے اصل وجہ یہ تھی کہ یھودی صحابہ کے سامنے غلط بیانی نہ کریں۔ آپ نے صحابہ کو دوسری بولیاں نہیں سیکھائی آپ نے صحابہ کو صرف عربی ہی سیکھائی انہوں نے دنیا میں اسی سے حکمرانی کی۔

آپ نے زید بن ثابت کو عبرانی سریانی کے لکھنے کا کیوں حکم فرمایا؟ یہ فرمایا لکھنا ان کا سیکھ آؤ۔ کیوں آپ پر لکھنا حرام کر دیا گیا تھا۔ کیوں کہ کافر کہتے تھے یہ کوئی پچھلی کتابیں پڑھتا ہے ہے ان سے رات کو لکھتا رہتا ہے صبح ھمیں سنا دیتا ہے حضور لکھنے کے طریقے جانتے تھے لیکن آپ نے قلم نہیں پکڑی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ وحی شریف لکھنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ بسم اللہ لکھنے لگے آگے تو آپ نے فرمایا

______-------____-

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: أَلْقِ الدَّوَاةَ وَحَرِّفِ الْقَلَمَ وَأَقِمِ الْبَاءَ وَفَرِّقِ السِّينَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِيمَ وَحَسِّنِ اللَّهَ وَمُدَّ الرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِيمَ.

تفسیر قرطبی، تحت آیت وما کنت تتلومن قبلہ۔۔ الخ سورۃ العنکبوت

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں قرآن کریم کو لکھا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) "ب" کھڑی لکھو "س" کے دندانے جدا رکھو، "م" کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ "اللہ" خوب صورت لکھو، لفظ "رحمٰن" کو دراز کرو اور لفظ "رحیم" عمدگی سے لکھو!

آپ جانتے تو تھے لیکن تحریم کتابت علیہ " آپ پر لکھنا حرام کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے فرمایا ان سے لکھنا سیکھو، زید بن ثابت سے فرمایا تم ان سے لکھنا سیکھو تا کہ ان کی زبان میں خط لکھ کر بھیجے جا سکیں کہ یہ ڈنڈی نہ مار سکیں

نبی پاک نے صرف لکھنا سیکھنے کا کہا اس وجہ سے لیکن ان ظالموں نے ساری تعلیم یعنی عقائد اور اعمال جائز کر دیے تم نے کہا سب کچھ سیکھو ان سے۔

اسکول کی دیواروں پر لکھا ھوتا ھے شعور سیکھاتے ہیں۔ یہ کفر ھے رب تعالیٰ فرماتا ھے قرآن میں کافر بے عقل ہیں بے شعورے ہیں

الحمدللہ سے لے کر والناس تک اگر کوئی بندہ یہ ثابت کر دے رب تعالی کے قرآن نے کافروں کو باشعور کہاھو؟ ہماری گردن کاٹ لے! قران کریم کافروں کو بے شعور کہے سکول والے کافروں کو باشعور کہیں۔پہلے بے شعورے تھے۔اسکول والے کہیں انگریزوں نے ہمیں شعور سکھایا ہے قرآن کے دشمن ہوئے یانہ ہوئے؟سچ بتائیں جن کے شعور کا عالم یہ ھے ماں،باپ کا پتہ ہی نہیں۔یورپ میں گھومو بیٹے کا باپ نہیں ملے گا! اسکول والوں کاشعور یہ ہے اللہ تعالی نے جو جانوروں کی خوراک بنائی ہے جانور دوسرے جگہ منہ نہیں مارے گانہیں کھائے گا۔کتے چارہ نہیں کھائیں گے، گائے بھینس گدھے کے آگے کچا گوشت رکھ دو،اسٹیم روسٹ کھلا دو وہ کبھی منہ نہیں لگائے گا۔جانور کو بھی شعور ہے اپنے حصے کی خوراک کھانی ھے دوسرے کی خوراک کو منہ نہیں لگانا، لیکن کافر نہ حلال دیکھے نہ حرام دیکھے حالانکہ انسان کے حصے کی خوراک ملک کریم نے حلال پیدا فرمائی ہے۔جن کے شعور کا یہ عالم ہے پخانے کے بعد استنجانہ کریں۔اپنے مادہ منویہ چاٹنے لگ جائے۔کتا چاٹتا نظر آئے گا یایہ۔ننگے پھریں،ان کے شعور کا یہ عالم ہے ایسے کائنات میں بے شعور تو جانور سے بھی بدتر ہیں۔اسکول والے کہتے ہیں انگریزوں نے ہمیں شعور سکھایا۔قرآن کہے بے شعورے تم کہو شعور والے تو بتاؤ قرآن کا منکر کون ہوتا ہے؟

سکول والے کہتے ہیں کہ ہمیں شعور انگریزوں نے سکھایا ہے تو پھر تمہارے باپ دادا بے شعور تھے؟ !کیونکہ وہ انگریز کے سکول نہیں گئے

پھر تم سب ہوئے جانوروں کے بچے تمہارے باپ، دادا سب جانور کے جانور بے شعور ہوئے؟

لعنتی کافروں نے تم سے بدلہ کیسالیا ہے تمہارے منہ سے نہ کہلوایا کہ تم جانوروں کے بچے ہو باپ، دادانے انگلش نہیں پڑھی انگریزوں کے سکول نہیں گئے تو وہ تو بے شعور ہوئے؟

اگر کوئی کہے بے شعور کے بچے ہو تو یہ سن کر غصہ کر جاؤ گے کہو گے گالی ہے لیکن انگریزوں ہی الفاظ یعنی گالی تمہارے منہ سے نکلوا رہا ہے۔

آخری جواب۔ ایک تعلیم انہوں نے دی اسکول کی کی جو مسلمانوں کو غیر مسلم بنانے کے لیے ہے دعویٰ مفتی صاحب کا اور دلیل علامہ اقبال کی کتاب اور ایک پروفیسر کی شرح سے ھے۔

حوالہ: کلیات اقبال اردو۔

برصغیر میں تعلیمی نظام نافذ کرتے ہوئے انگریز مدبروں نے یہ بات ذہن میں رکھی تھی، اسکول کی تعلیم کے ذریعے مسلمان عیسائی نہیں ہونگے تو کم از کم مسلمان بھی نہیں رہیں گے۔

ایک صدی کا تعلیمی تجربہ ہمیں بتارہاہے کہ ان کی یہ بات سچ تھی۔ کہ آج کا تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان اپنے دین و حسن اخلاق دونوں سے بے بہرہ ھوچکاھے۔

سچ بتائیں نبی پاک کے اصحابہ نے تو کافروں کو اپنے پیچھے لگا لیا تھا۔ یہ بد بخت خود مسلمان نہیں رہے۔

اب وہ سیکھا رہے ہیں لکھنے کا طریقہ تمہیں۔ اب پتہ چلا کہ سرکار کے فعل شریف میں حکمت کیا تھی۔

احکام شریعت پاک کے آہستہ آہستہ اترے، پہلے شراب حلال تھی پھر حرام ھوئی۔ اب اگر کوئی کہے کہ وہ فلاں صحابی شراب پیتا تھا، میں بھی پیتا ھوں، یہ دلیل اس کی درست ھے؟

تم پہلے کی بات کر رہے ھو۔ یہاں بعد کی بات کرنی تھی۔

اسکولیوں نے جنگ بدر کے قیدیوں کا مسئلہ اٹھایا۔ تعلیم عبرانی کا مسئلہ اٹھایا یہ اس وقت کی بات ھے

یہ اس وقت کی بات ھے جب ابتداء نبی پاک مدینہ منورہ تشریف لائے، ابھی وہ آیات مبارکہ نازل نہیں ھوئیں جن آیات نے اس تمام کچھ کو منسوخ کر دیا۔ قرآن شریف کی آخری سورت توبہ ہے ((اترنے کے لحاظ سے

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (٧٣) توبہ

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (٩) تحریم

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ‌ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـــًٔا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ آلِ عمران

تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیز گاری کیے رہو تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ‌ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ آلِ عمران

اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو

ان آیات کے اترنے کے بعد کوئی ثابت کر دے نبی پاک تو نبی پاک، آپ کے کسی صحابی نے اپنے بچوں کو (کافروں یہودیوں، مشرکوں، نصرانیوں سے) پڑھایا ہو میری زبان کاٹ دینا۔

بلکہ ان آیات کے نزول کے بعد صحابہ کیا ساری امت کا اتفاق ہو گیا کہ کافروں کو مسلمانوں کا منشی بنانا بھی جائز نہیں۔

حوالہ: منهج ۔۔۔ الصوب في قدس اہل کتاب، امام براهم

دوسری کتاب: المظمه في الاستعمال اہل ذمه، امام ابن نقاش

مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ کافروں کو اپنا منشی رکھ لیں۔

منشی کا مقام بڑا ہے یا استاد کا؟

منشی رکھنا جائز نہیں استاد بنانا جائز ہے؟

امام ابن نقاش سے پوچھا گیا اہل ذمہ کو استعمال کرنا انہیں کتابت میں منشی بنانا یا لکھنے میں ان سے مدد لینا۔ یا ٹیکس کے محکموں میں انہیں مسلط کرنا اس کا کسی نے انکار کیا؟

جواب: ان هو لایجوز الاجماع المسلمین۔

یہ جائز نہیں اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے

:اسی کتاب کے صفحہ 144 پر

کوئی کافر مسلمان پر حکم نہیں چلا سکتا۔

وَلَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَبِیۡلًا ؑ(۱۴۱) سورۃ النساء

اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

اللہ تعالی نے فرمایا میں نے اپنے دین میں اس چیز کی اجازت نہیں دی کہ کافروں کو مسلمانوں پر راہ (مل جائے (کہ کافروں کا حکم مسلمانوں پر چل دیا جائے

[رب العزت کو یہ گوارا نہیں [دروازہ بند

بتائیں شاگرد پر استاد کا حکم چلتا ہے کہ نہیں؟

(یہ جو انگلش پڑھ رہے ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے (پیٹ

سب کو بے ایمان اسی پیٹ نے کیا ہے یہودی کا شیطانی قانون چلاؤ رشوت دکھاؤ کھولوں جگہ جگہ پرمٹ دو وغیرہ۔ اور دلیل اس کی پوچھو کے کہاں لکھا ہے یہ سارے کام بغیر پوچھے کر رہے ہو یا بات انگلش کی آجائے آیئے اسی وقت مسلمانوں کو بہانے لگاتے پھرتے ہو۔

ان کا مقصد مسلمانوں کو بدر وغیرہ کا حوالہ دے کر پھنسانا ہے لیکن جب تک فقیر جس میں جان ہے خدا کی قسم ہم ایسے منافقوں کی منافقت کھول کر رکھ دیں گے۔